ف سے فوجی ع سے عید از مریم زیب

عید اسپیشل

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ف سے فوجی ع سے عید

از مریم زیب

تو کیا مطلب وہ اس مرتبہ بھی نہیں آئیں گے ؟"اس کا دکھ بڑھتے بڑھتے غصہ "
اختیار کرنے لگا تھا۔

فہد کیوں بچوں جیسی باتیں کرتے ہو۔یہ کوئی پہلی مرتبہ تو نہیں ہے جواب تم "
یوں ری ایکٹ کر رہے ہو. "حرم اسے سمجھا رہی تھی۔

مانا کہ پہلی دفعہ نہیں ہے، مگر میں کتنی مرتبہ نظرانداز کروں اخر؟"۔

مانا کہ پہلی دفعہ نہیں ہے، مگر میں کتنی مرتبہ نظرانداز کروں آخر؟"اسے اب "
سچ مچ غصہ آنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

اچھا ٹھیک ہے ناں۔ صبر کرتے ہیں ہر بات میں یوں منہ پھلایا نہیں کرتے۔" وہ" اسے ایک دفعہ پھر سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔ فہد غصے سے اٹھا سامنے آنے والی چیزوں کو پاؤں سے ٹھوکریں مارتا باہر چلا گیا۔ حرم بھی اٹھی اور باہر آ گئی، لاؤنج میں اس کی امی بیٹھیں سبزیاں کاٹ رہی تھیں۔

امی ابو نہیں آئیں گے کیا؟" وہی سوال جو تھوڑی دیر پہلے اس کا بھائی اس سے کر" رہا تھا اب وہی سوال وہ اپنی امی سے کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہر دفعہ یہی سوال پوچھنے سے جواب بدل تو نہیں جائے گا۔ وہ نہیں آئیں گے۔ تم" لوگ اس بات سے کمپرومائز کرنا سیکھ لو۔ ان کی ملازمت ایسی ہے چھٹی ملنا مشکل ہوتی ہے۔"۔

امی دل نہیں کرتا عید منانے کو۔ ابو کے بغیر عید بھی کوئی عید ہوتی ہے۔ پوری" زندگی میں ایک عید ایسی نہیں ہے جو انھوں نے ہمارے ساتھ گزاری ہو۔ مجھے دکھ ہوتا ہے سب کے بابا کو عید پر اپنے بچوں کے ساتھ دیکھ کر۔ وہ کم از کم ایک عید تو

ہمارے ساتھ گزاریں،تاکہ ہم بھی تو یہ جزبات محسوس کر سکیں جو باقی بچے کرتے ہیں۔"۔

"تم بڑی بیٹی ہو حرم تم نہیں سمجھو گی تو کون سمجھے گا پھر۔ابھی فہد کو دیکھو کیسے ناراض ہو کے چلا گیا ہے۔وہ چھوٹا ہے اسے سمجھانا تمھارا کام ہے۔اگر تم ہی ایسے کرنے لگ جاؤ گی تو اسے کون سمجھائے گا۔"۔

"وہ ناراض ہوتا ہے بالکل صحیح کرتا ہے اس کا ناراض ہونا بنتا بھی ہے امی۔کیا مجھے یہ دیکھ کر دکھ نہیں ہوتا جب سب بچے اپنے بابا کے ساتھ عید کی نماز پڑھنے جاتے ہیں اور میرا بھائی،وہ کبھی تایا کبھی چچا کو دیکھ رہا ہوتا ہے کہ کب وہ اپنے بچوں سے فارغ ہوں اور اسے بھی آ کے پوچھیں۔کیا امی آپ کو دکھ نہیں ہوتا اس بات سے؟ عید کی خریداری کرنے بھی ہم اکیلے جاتے ہیں تب بابا کی کتنی یاد ستاتی ہے امی آپ کو نہیں پتا۔آپ بڑی ہیں صبر کر لیتی ہیں ہم بچے ہیں ابھی اتنے مضبوط نہیں ہوئے ۔دل روتا ہے امی یہ سب دیکھ کر،سب سہہ کر۔"حرم کی آنکھوں میں اب نمی اتر رہی تھی۔حرم کی امی نے اس کی جانب دیکھا اور نم آنکھوں سے مسکرا دیں،کہا کچھ

بھی نہیں۔ وہ کچھ کہتیں بھی کیا ان کے پاس الفاظ ہی نہیں تھے۔ وہ بس آنسو چھپانے کی تگ و دو میں لگی ہوئی تھیں۔

رات کے پہر حرم کی والدہ شاہدہ بیگم بیڈ پر لیٹے کھلی آنکھوں سے دن کے گزرے ہوئے منظر کے بارے میں سوچ رہی تھیں۔، انھیں اندازہ تھا اس بات کا کہ بچے یہ سب محسوس کرتے ہیں۔ وہ خود بھی دکھی ہوتی تھیں اس بات سے شادی کے بعد کوئی ایک دو عیدیں ہی وہ ان کے ساتھ منا پائی تھیں۔ چھوٹی عید تو سب صبر کرتے اپنے جزبات چھپاتے ہنسی خوشی منا گئے تھے۔، مگر قربانی کی عید ایسی ہوتی ہے جہاں بڑے سب اپنے بچوں کے ساتھ انوالو ہوتے ہیں۔ قربانی کا جانور لینے سے لے کر اس کے گوشت کی تقسیم تک۔ والدین بچوں کے ساتھ مل کر یہ کام کرتے ہیں۔ بچے ایسے کاموں میں جوش و خروش سے حصہ لیتے ہیں۔ اس حالت میں پھر بچوں کا شکوہ کرنا بھی جائز تھا۔ اسی وقت شاہدہ بیگم کے فون میں ٹون بجی اور فون کی اسکرین روشن ہوئی۔ جہاں حرم کے بابا کیپٹن دلاور شاہ کی کال آرہی تھی۔ کال آتی دیکھ کر وہ مسکرائیں۔ اور فون اٹھا کر کان کے ساتھ لگا یا۔

السلام علیکم۔"دوسری جانب سے آواز آئی۔"

وعلیکم السلام۔کیسے ہیں۔"۔"

اللہ کا شکر تم سناؤ کیسی ہو اور بچے کیسے ہیں۔"۔"

بچے ٹھیک ہیں۔آپ دن کو کال کر لیا کریں ناں،تا کہ وہ بھی بات کر لیا کریں۔"
کتنے دن ہو گئے آپ کو ان سے بات کیے ہوئے۔ مس کرتے ہیں وہ آپ کو۔"۔

اندازہ ہے مجھے۔،مگر عید قریب ہے اس لیے میں بات نہیں کرنا چاہتا فی الحال"
ان سے۔مجھے سمجھ نہیں آتی ہر عید ہر ایونٹ میں،انھیں کونسا نیا بہانا لگا کر
بہلاؤں۔"۔

تو اس کا مطلب آپ اس عید پر بھی نہیں آرہے۔"شاہدہ بیگم کی آواز میں دکھ"
صاف جھلک رہا تھا۔،انھیں ایک دم سے سب چیزوں سے بے دلی سی محسوس
ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

ہمم کیا کروں مجبوری ہے۔ورنہ کیا میرا دل نہیں کرتا ان کے ساتھ عید منانے "کو۔"۔

کیا اس کا کوئی حل نہیں ہے؟"۔"

شاہدہ بچوں جیسی بات تو مت کرو۔تم اچھی طرح جانتی ہو فوج سے چھٹی بہت "مشکل سے ملتی ہے۔پہلے پھر بھی چانس بن سکتا تھا، مگر اب تو ناممکن ہے۔بارڈر کے حالات بہت خراب ہیں۔آئے روز بم دھماکے ہوتے رہتے ہیں۔ادھر سے بھی جوابی کارروائی ہوتی رہتی۔تم بس دعا کرو سب صحیح رہے پھر ضرور آؤں گا چھٹی لے کر۔"۔

شاہدہ بیگم ان کی باتوں کا مطلب سمجھتے ہی دہل گئیں۔"ایسے تو مت کہیں۔ٹھیک ہے چھٹی نہیں آتے، مگر ایسی باتیں مت کریں۔ہمارا سہارا صرف آپ ہی ہیں۔آپ کو کچھ ہو گیا تو ہمیں کون سنبھالے گا۔"۔

www.novelsclubb.com

"بیگم فوجی کی بیویاں یوں ڈرتے اچھی نہیں لگتیں۔جب تک فوجی اپنی نیند حرام نہیں کرتا کوئی بھی سکون سے نہیں سو سکتا۔اور پھر وطن تو جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتا ہے ناں۔فوجی کی فیملی سے اگر اس کا سایہ اٹھ بھی جائے تو کیا ہو گا کئی گھرانوں کو یہ محرومی تو نہیں دیکھنی پڑے گی ناں۔ہمارے لیے تو پھر اللہ کا سایا کافی ہوتا ہے ۔ایک جان چلے جانے سے جو کہ اسی کی ہی دی گئی ہے چلی جاتی ہے تو اس کی رحمتیں ہمیں گھیر لیتی ہیں۔تو کیا یہ لین دین منافع بخش نہیں ہے۔ہمارے لیے یہی کافی ہونا چاہیے۔"۔

www.novelsclubb.com

"بے شک، لیکن بچے آپ کو بہت مس کرتے ہیں۔فہد تو پھر بھی شور ڈال دیتا ہے کہ بابا نہیں آتے گھر اور یہ وہ۔، مگر حرم... حرم سب محسوس کرتی ہے، مگر کہتی کچھ نہیں ہے۔وہ آپ کے لیے جزبات رکھتی ہے۔وہ چاہتی ہے کے اس کے بابا بھی نارمل فیملیز کی طرح اس کے ساتھ رہیں، مگر کہتی کچھ بھی نہیں ہے۔کہنا بہت کچھ چاہتی ہے آپ سے، مگر اظہار کبھی بھی نہیں کرے گی۔شاید یہ وہ فاصلہ ہے جو اس فوج کی وجہ سے باپ بیٹی کے درمیان آگیا ہے۔نہ آپ اس سے کھل

کے کچھ کہتے ہیں نہ وہ اپنی جھجک کو ختم کر سکتی ہے۔ یہ خلا وقت ہی ختم کر سکتا ہے
۔"۔

"میں جانتا ہوں اس کے جزبات کو۔، مگر میں کیا کروں اتنا عرصہ میں فوج میں رہا ہوں۔ مانا ہماری فیملی نارمل فیملیز کی طرح نہیں رہتی، مگر ایک بیٹی کے لیے باپ کے جزبات الگ تو نہیں ہوتے۔ ایک فوجی کو بھی اس کی بیٹی اتنی ہی عزیز ہوتی ہے جتنی کسی کی بیٹی اپنے باپ کو۔ اظہار کر دینا ضروری نہیں ہوتا، میں کر سکتا بھی نہیں اور شاید کبھی کروں گا بھی نہیں۔ میں اپنے اندر اتنی ہمت جمع کبھی بھی نہیں کر سکتا ہوں۔" ان کی آواز میں نمی محسوس ہو رہی تھی جسے وہ کمال مہارت سے چھپا رہے تھے۔ شاہدہ بیگم ان کے احساسات سمجھ سکتی تھیں۔

"آپ سلامت رہیں بس اس سے زیادہ ہم لوگ کوئی خواہش نہیں کرتے۔ عید پر نا صحیح بعد میں آجانا۔ ہماری تب ہی عید ہوتی ہے جب آپ گھر آتے ہیں۔ فہد تو خوش ہوتا ہی ہے، مگر حرم وہ بھی کھل اٹھتی ہے، مگر اظہار نہیں کرتی۔"۔

www.novelsclubb.com

میری تو کوشش تھی کہ عید پر چھٹی مل جائے، مگر جو اللہ کو منظور۔اور گھر آ کر" پھر حرم کی شادی کا کچھ سوچیں گے۔ رخصتی ہی کرنی ہے نکاح تو ہو ہی چکا ہے۔

وہاج تو ہے ہی اپنا بچہ بہت پیارا ہے ماشاءاللہ۔اس عمر میں میں نے اتنے میچور لڑکے کم دیکھے ہیں۔ ہماری بیٹی کو خوش رکھے گا۔اللہ دونوں کے نصیب اچھے کرے۔"۔

آمین !بس آپ آئیں جلدی سے پھر ہم اس زمہ داری سے بھی سبکدوش ہوں۔" بیٹیاں گھر کی ہو جائیں تو ماں باپ کی زندگی میں بھی سکون آ ہی جاتا ہے۔"۔

www.novelsclubb.com

اچھا چلو اب تم آرام کرو۔رات کافی ہو گئی ہے۔اللہ حافظ۔"۔"

اللہ حافظ۔"۔"

۔«۔«

اگلی صبح وہاج کی امی صابرہ بیگم ان کے گھر رخصتی کی تاریخ مانگنے آئی ہوئی تھیں۔

وہ، چوں کہ ہمسائے میں ہی رہتی تھیں اس لئے اچھی جان پہچان تھی اور آنا جانا کافی لگا رہتا تھا۔اور وہاج تعلیم مکمل کر کے اب اپنے بابا کا کاروبار سنبھال چکا تھا۔وہاج کی

خواہش پر ہی ان کا رشتہ ہوا تھا۔بغیر کسی کمی بیشی کے رشتہ قبول ہو گیا تھا۔انکار کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی۔

میں تو کہتی ہوں اس عید پر رخصتی کر ہی دی جائے کیا کہتی ہو پھر؟" صابرہ بیگم" نے کہا تو شاہدہ بیگم سوچ میں پڑ گئیں۔

وہ تو ٹھیک ہے، مگر مسئلہ یہ ہے کہ حرم کے بابا اس عید پر بھی نہیں آ رہے۔تو" رخصتی پھر کیسے میرا مطلب..."۔

www.novelsclubb.com

ارے شاہدہ کیسی باتیں کرتی ہو حرم اپنی ہی تو بیٹی ہے۔اپنے گھر ہی تو آئے گی۔" دونوں گھرانے مل کر اس نیک کام کو نپٹا لیں گے ناں۔فکر مت لو تم۔"۔

بات یہ نہیں ہے دراصل بیٹی کی شادی میں باپ نہیں ہو گا تو وہ پھر شادی کیا ہی" ہوئی۔اور حرم کے بابا اپنے پیشے کی وجہ سے کئی اہم موقعوں پر ہمارے ساتھ نہیں ہوئے کبھی بھی۔اور اب میں یہ نہیں چاہتی کہ جب حرم کی زندگی کا اتنا بڑا دن ہو اور اس کے بابا وہاں نہ ہوں۔بچے آگے ہی اس بات پر نالاں رہتے ہیں کہ وہ

ہمارے ساتھ کیوں نہیں ہوتے اس لیے میں چاہتی ہوں کہ جب اس کے بابا یہاں موجود ہوں تب ہی حرم کی رخصتی بھی ہو۔"۔

ٹھیک ہے میں مانتی ہوں اس بات کو، مگر دیکھو اب مجھ سے انتظار بالکل بھی نہیں ہوتا۔ میں چاہتی ہوں جلد از جلد حرم کو اپنی بیٹی بنا کر اپنے گھر لے آؤں۔ اور جہاں تک بات ہے دلاور بھائی کی تو یہ بات تو کنفرم نہیں ہے ناں کہ وہ کب تک آئیں یا کب تک، انھیں چھٹی ملے گی۔ ہم رخصتی ابھی کر لیتے ہیں ناں اور ولیمہ بعد میں کر لیں گے جب دلاور بھائی یہاں ہوں گے۔ کیا کہتی ہو اس بارے میں۔"۔

ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔ چلیں پھر میں حرم کے بابا سے بات کر کے ہی آپ کو صحیح" جواب دوں گی۔"۔

چلو ٹھیک ہے۔ یہ حرم کدھر ہے نظر نہیں آ رہی۔"۔"

وہ کیچن میں فہد کے لیے اس کی پسند کا کیک بیک کر رہی ہے۔ وہ کل سے ناراض" گھوم رہا ہے جب سے اسے پتا چلا ہے کہ بابا اس عید پر بھی نہیں آ رہے۔"۔

www.novelsclubb.com

بچہ ہے باتیں دل پر لے جاتا ہے۔ چلو پھر اسے کام کرنے دو میں زرا چلوں شادی" کی تیاری وغیرہ کروں بھئی آخر کو ہم لڑکے والے ہیں۔" شاہدہ بیگم ہنس دیں۔

ہاں زرا میں بھی دیکھوں تیاری کچھ بھی نہیں ہے اور وقت بھی بہت کم رہ گیا ہے" ۔اور کچھ بھی تیار نہیں کر رکھا۔"۔

اور ایک بات اور جہیز بالکل بھی مت دینا۔ وہاج نے بھی سختی سے منع کیا ہے اور" میں خود بھی اس کے حق میں نہیں ہوں۔ حرم بیٹی ہے ہماری اس طرح کی فضول رسومات ہمارے درمیان لانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"۔

www.novelsclubb.com

لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ تو دینا پڑے گا ناں خالی ہاتھ تھوڑی رخصت کر دیں گے" ۔"

وہ سب مرضی ہے تمھاری، مگر زیادہ اخراجات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں" ہے۔ ٹھیک ہے میں چلتی ہوں۔"۔

اللہ حافظ۔" شاہدہ بیگم، انھیں دروازے تک چھوڑنے آئیں اور پھر کیچن کی طرف چل دیں جہاں حرم ابھی بھی کام کرنے میں مصروف دکھائی دے رہی تھی۔ انھوں نے اسے رخصتی کے متعلق بتایا۔

امی میں ایسے رخصتی بالکل بھی نہیں کروں گی۔ جب تک بابا یہاں نہیں ہوں گے۔" بات سنتے ہی اسے غصہ آگیا۔

دیکھو حرم رخصتی بھی تو ضروری ہے ناں۔ نکاح کو کتنا وقت ہو چکا ہے۔ اور خود کے بارے میں صرف نہیں سوچنا چاہیے۔ سسرال والوں کی طرف بھی توجہ دینا پڑتی ہے ان کی خواہش کو بھی مد نظر رکھنا پڑتا ہے۔"۔

سسرال والوں کی جہاں تک بات ہے میں ابھی وہاج کو کال کر کے پوچھتی ہوں" بھلا یہ کیا بات ہوئی اب کیا بابا میرے اس بڑے دن پر بھی موجود نہیں ہوں گے۔ ٹھیک وہ پہلے کبھی بھی ہمارے ساتھ خاص موقعوں پر نہیں رہے ماننے والی بات

www.novelsclubb.com

ہے جانے دیا، مگر یہ... ہر گز نہیں۔" کہتی وہ باہر کی جانب چل دی اور کمرے میں آتے ہی وہاج کو فون ملایا۔

وہاج آخر جلدی کیا ہے تمھیں رخصتی کی، بابا کو آتو لینے دو۔ میں بتا رہی ہوں" جب تک وہ یہاں نہیں ہو گے میں ہر گز بھی رخصتی نہیں کرنے والی۔" فون ملتے ہی وہ بولنا شروع ہو گئی۔

نہ سلام نہ دعا خیریت تو ہے ناں۔"۔"

خیریت، بتاؤں میں خیریت تمھیں؟ رخصتی کی آخر جلدی کیوں ہے تمھیں پہلے" یہ بتاؤ مجھے۔"۔

یار کبھی نہ کبھی تو کرنی ہی ہے ناں تو ابھی کیوں نہیں۔ اور جہاں تک بات ہے" چاچو کی تو یار جب وہ آئیں گے تب ہی ولیمہ کر لیں گے۔ ابھی صرف رخصتی ہی کریں گے۔"۔

لیکن پھر بھی میں بابا کے بغیر رخصتی نہیں کرنے والی۔"۔"

www.novelsclubb.com

حرم بات کو سمجھنے کی کوشش کرو تم اب مزید ڈیلے کرنے کا فائدہ نہیں ہے۔" ابھی صرف رخصتی ہی تو کر رہے ہیں ولیمہ تو چاچو کے آنے کے بعد ہی ہو گا ناں۔"۔

پھر بھی میرا دل نہیں مان رہا اس سب کے لیے۔" وہ اسے کافی دیر سمجھانے کے" بعد فون بند کر چکا تھا، مگر حرم ابھی تک مکمل طور پر مطمئن نہیں ہوئی تھی۔

رات کو شاہدہ بیگم حرم کے بابا کو اس کی رخصتی کے متعلق بتا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو پھر مسئلہ کیا ہے۔ کر دیں رخصتی ولیمہ بے شک بعد میں کر لیں گے۔"۔"

لیکن ہم سب کی ہی یہ خواہش تھی کہ آپ ہوتے تو ہی رخصتی بھی کرتے۔ حرم" بھی راضی نہیں ہے اس بات پہ۔"۔

فضول باتیں مت کرو، میں سمجھتا ہوں، لیکن میرے خیال سے یہی مناسب" رہے گا کہ اس کی رخصتی کر ہی دی جائے۔ میں حرم سے خود بات کروں گا مان جائے گی وہ۔"۔

ٹھیک ہے پھر آپ خود ہی بات کر لیں اس سے ہماری بات تو وہ مانے گی / نہیں۔ "کچھ دیر بات کرنے کے بعد کال بند کر چکے تھے۔ دلاور صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ سیاچین کی سرد برف سے ڈھکی پہاڑیوں پر رات کے اندھیرے میں بیٹھے تھے۔ سب جلتی ہوئی لکڑیوں کی آگ سے گرماہٹ لینے کے لیے اس کے گرد دائرے کی صورت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دلاور صاحب بات کرنے کرنے کے بعد واپس وہیں اکر ان سب کے پاس بیٹھ گئے۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا دلاور کچھ پریشان نظر آرہے ہو؟""۔

ہاں، بیٹی کی رخصتی ہے اس عید پر اور چھٹی مل نہیں رہی۔ حالات بھی خراب " ہیں کافی۔ اس کی زندگی کا اتنا بڑا دن ہے اور میں وہاں نہیں ہوں گا۔ زندگی اتنے امتحان کیوں لیتی ہے آخر۔ اتنے کڑے امتحان کہ انسان ان سب کا سامنا کرتے کرتے ختم ہو جاتا ہے۔"۔

ایسی باتیں نہیں کرتے تم بس دعا کرو اللہ ہماری بیٹی کے نصیب اچھے کرے" ہمیں اور کیا چاہیے۔اور جہاں تک بات ہے زندگی کی تو اللہ ہے ناں ہمارے ساتھ ہمارے صبر کا پھل ایک ناایک دن ضرور ملے گا۔"۔

لیکن پھر بھی میں کوشش کروں گا شاید چھٹی مل ہی جائے۔پھر میں جا کے " سرپرائز دوں گا سب کو۔ہمیشہ ،انھیں مجھ سے یہی گلہ رہا کہ میں ان کے ساتھ نہیں رہتا۔کیا پتا جاتے جاتے ان کی راحت کا باعث بن ہی جاؤں۔"۔

اللہ تمھارے ان نیک خیالات کو پورا کرے۔"""۔

آمین!"۔

۔«۔«

حرم بابا سے بات کرنے کے بعد بھی مطمئن نہ ہوئی تھی، مگر کافی حد تک راضی ہو چکی تھی۔اسی لیے وہ آج سب شادی کی خریداری کے لیے بازار آئے ہوئے تھے۔ کافی ساری خریداری کرنے کے بعد وہ لوگ کچھ کھانے کے لیے بیٹھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

امی حرم کا کمرہ تو پھر میرا ہو جائے گا ناں عید کے بعد۔"۔"

خبردار اس طرف نظر بھی کی تو۔ میرا کمرہ ہے گھسنے کا سوچنا بھی نہیں۔"۔"

سوچنا کس نے ہے میں نے تو پورا ارادہ کر لیا ہے۔ تم جاؤ تو... پھر دیکھنا۔"۔"

امی اگر یہ میرے کمرے میں گیا تو اگلے دن ہی واپس آ جاؤں گی میں۔"۔"

اللہ اللہ کوئی اتنا لالچی کیسے ہو سکتا ہے۔"۔"

جب تم جیسے لوگوں کی گندی نظر ہماری چیزوں پر پڑ جائے تو لالچی ہونا بنتا ہے"
۔"۔

www.novelsclubb.com

لالچ بری بلا ہے۔"۔"

اور گندی نظر رکھنے والوں کے لیے کیا وعید ہے زرا وہ بھی بتا دیں۔"۔"

مجھے کیا پتا میں تو شریف انسان ہوں۔"۔"

تم جیسے شریف اور نواز شریف میں کوئی فرق نہیں ہے۔"۔"

استغفراللہ۔"۔"

یوں ہی ان کی نوک جھونک کے بعد وہ لوگ گھر آ گئے۔کافی تھک جانے کی وجہ سے سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

عید کو صرف تین دن رہ گئے تھے۔اور رخصتی عید کے دوسرے دن تھی۔حرم کو مایوں بٹھا دیا گیا تھا۔رات کو لڑکیاں ڈھولکی لے کے رونق لگائے رکھتی تھیں۔ دن کافی اچھے گزر رہے تھے۔ہر طرف خوشی کا سماں تھا۔حرم کو ابھی بھی امید تھی کہ شاید اس کے بابا آجائیں۔وہ صرف اسی آس پر ہی مانی تھی کہ شاید وہ آہی جائیں۔

حرم سب لڑکیوں کے درمیان بیٹھی گانے گانے میں مصروف تھی کہ وہاج کی کال آئی۔سب لڑکیوں نے پیچھے سے ہوٹنگ کرنا شروع کر دی۔وہ فون لے کے فورا سے باہر آ گئی۔

اس وقت فون کیا خیریت ؟"۔"

www.novelsclubb.com

ہاں مسئلہ ہو گیا ہے ایک، ہمارا بکرا بھاگ گیا ہے قربانی کا تم زرا باہر گلی میں جا کے پکڑ لاؤ گی اسے؟"۔

وہاج پاگل ہو گئے ہو کیا؟رات کو میں باہر بکرا پکڑنے جاؤں گی؟مایوں میں بیٹھی ہوئی ہوں میں۔"۔

ہاں تو میں بھی یہی کہہ رہا ہوں مایوں ہے ہماری بندہ کال کر کے ایک دو اچھی بات ہی کر لیتا ہے۔یہ کیا بات ہوئی بھلا آگے سے پوچھ رہی ہو کس لیے کال کی۔"

www.novelsclubb.com

وہ منہ بنا کے بول رہا تھا۔

اچھا بتاو بکرا کیوٹ ہے؟"۔"

حرم میں نے اپنے لیے کال کی ہے اور تم بکرے کا پوچھ رہی ہو۔"۔"

ہاں تو ایک ہی بات ہوئی ناں۔"۔"

تم بکرا کہہ رہی ہو مجھے؟"۔"

میں بھلا بکرے کی توہین کیوں کروں گی؟"۔"

ہاں تم بکرے کو کیوں کچھ کہو گی، بے عزتی کے لیے میں جو مل گیا ہوں۔"۔"

دیکھ لو میں نے کچھ نہیں کہا اب۔"۔"

یوں ہی اسے تنگ کرتی وہ کال کاٹ چکی تھی۔

رات کو حرم اپنی ڈائری لے کے بیٹھ گئی۔اسے بچپن سے ہی عادت تھی اپنے احساسات کو قلم کے ذریعے ڈائری کے اوراق پر اتارنا۔آج بھی وہ اپنے سٹڈی میز پر ڈائری رکھے اس پر قلم چلانے کا سوچ رہی تھی۔لیمپ کی روشنی ڈائری کو بھی روشن کر رہی تھی، جبکہ باقی کا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

بابا"اس نے ایک صفحے کے سب سے اوپر بڑا کر کے لکھا۔پھر دوسری لائن چھوڑ" کے تھوڑا آگے سے لکھنا شروع کیا۔

آپ کی بہت یاد آرہی ہے آج۔اب جب کہ زندگی کا اتنا بڑا دن آرہا ہے مجھے" آپ کی بہت یاد آرہی ہے۔آپ مجھے ہمیشہ ہی یاد آتے ہیں۔میری کتنی سالگرہ ایسی ہی گزری ہیں جب میں آپ کو یاد کر کر کے روتی رہی ہوں۔کوئی اپنی سالگرہ میں

بھی روتا ہے بابا؟ بابا آخر آپ نے یہ پیشہ کیوں جائن کیا؟ کیا آپ کو نہیں پتا تھا سب سے دور آپ کیسے رہیں گے؟ سب یہی سوچتے ہیں کہ ہم آپ کے بغیر کیسے رہیں گے، مگر میرے دل میں ہمیشہ یہی خیال آتا تھا آخر آپ کیسے رہ رہیں ہوں گے۔

کیا آپ کو گھر والوں کی یاد نہیں آتی؟ آپ کا دل نہیں کرتا کہ ایک دفعہ صرف ایک دفعہ ہم مل بیٹھ کے ایک کھانا ہی کھالیں۔ مزید کچھ نہیں۔ اور دیکھیں آپ اس دفعہ بھی نہیں ہیں یہاں۔ بابا کاش آپ آرمی میں نہ جاتے، اور کاش آپ یہاں ہمارے ساتھ ہوتے۔"۔

www.novelsclubb.com

کافی دیر لکھنے کے بعد ڈائری بند کرتی وہ اٹھ کے بیڈ پر آکر لیٹ گئی۔ اور نئی آنے والی زندگی کی متعلق سوچتے سوچتے سو گئی۔

-«-«

کل عید تھی اور آج ہر طرف گہما گہمی تھی۔ اور بیچارہ فہد گھن چکر بنا ہوا تھا بازار کے چکر لگا لگا کر۔ کبھی یہ لے کے آؤ کبھی وہ لے کے آؤ۔ ہر کوئی اپنا اپنا کام نپٹانے

میں لگا ہوا تھا۔ حرم اپنے کمرے میں تمام ضروری سامان پیک کر رہی تھی۔ سارے نئے پرانے ناولز اٹھا اٹھا کر ڈبے میں پیک کر رہی تھی۔اور کچھ رہے نہ رہے یہ سب اس کے ساتھ ضرور جانے والے تھے۔وہ انھی کاموں میں مصروف تھی جب شاہدہ بیگم اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔اور اسے فون تھمایا۔اس کے بابا کی کال تھی۔

السلام علیکم بابا"۔"

وعلیکم السلام بیٹا کیسی ہو؟"۔"

ٹھیک ہوں آپ سنائیں؟"۔"

میں بھی ٹھیک اللہ کا شکر۔"۔"

بابا کیا آپ نہیں آئیں گے؟"۔"

اور سناؤ بیٹا کیسی تیاریاں چل رہی ہیں؟"اس کی بات کو سنی ان سنی کرتے وہ اپنی بات کہہ گئے۔

www.novelsclubb.com

حرم کی آنکھوں میں ایک دم آنسو آ گئے۔ کچھ پہلے ہی وہ گھر سے جانے کی وجہ سے اداس تھی اور اب مزید ہو گئی تھی۔

جی بابا تقریباً مکمل ہو چکی ہیں تیاریاں۔"رندھی ہوئی آواز میں جواب دیا گیا۔"

اللہ نصیب اچھے کرے۔اور وہاج کو زیادہ تنگ مت کرنا۔امی کا خیال رکھنا۔"۔"

کونسی امی آپ کی بیگم یا وہاج کی امی ؟"اس نے ماحول کو تھوڑا ہلکہ کرنے کے لیے" بولا۔

www.novelsclubb.com

دونوں کا ہی۔"انھوں نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔اور پھر تھوڑی بہت رسمی" گفتگو کے بعد کال بند ہو گئی۔

آج عید کا دن تھا۔سب خوشی خوشی تیار ہو رہے تھے۔قربانی کی تیاری ہو رہی تھی۔شاہدہ بیگم کیچن میں میٹھا پکانے میں مصروف تھیں۔،جبکہ حرم اور فہد خود کو ہی سجانے میں لگے ہوئے تھے۔حرم مسلسل دل میں دعائیں مانگی جا رہی تھی کہ ابو

آجائیں کسی بھی طریقے سے۔اسے لگ رہا تھا کہ وہ آئیں گے اس کا دل گواہی دے رہا تھا اس بات کی۔

اسی وقت باہر دروازے پر بیل بجی۔حرم ایک دم پرجوش بھاگتی ہوئی باہر گئ۔ دروازے پر لگے تھوڑے سے سوراخ سے اس نے باہر جھانکا اسے آرمی کی وردی دکھائی دی۔وہ تقریباً پوری چیخی۔

امی. فہد باہر آئیں دیکھیں ابو آ گئے۔"۔

www.novelsclubb.com

وہ لوگ بھی سب کام چھوڑتے باہر کو آئے۔حرم تب تک دروازہ کھول چکی تھی۔ اور جو منظر واضح ہوا تھا۔وہاں کھڑے تینوں نفوس کے نیچے سے زمین کھینچنے کے لیے کافی تھا۔

چار فوجی دروازے کے سامنے کھڑے تھے۔ایک نے تہہ شدہ وردی اپنے دونوں ہاتھوں کے اوپر رکھی ہوئی تھی۔وردی کے اوپر کیپٹن دلاور کی کیپ رکھی ہوئی تھی۔فوجی آگے بڑھا اور بازو آگے کرتے ہوئے وردی حرم کے سامنے کی۔

حرم بالکل کسی خشک پتے کی طرح کھڑی تھی۔اس کی آنکھیں سوکھی ہوئیں تھیں۔دماغ کسی بھی قسم کے جزبات سے عاری تھا۔وہ بالکل سن کھڑی تھی۔ تبھی باہر سے وہاج آگے بڑھا اور وردی تھامی۔اس نے باہر رش دیکھ لیا تھا۔اور گاڑیوں سے اسے کچھ تو اندازہ ہو گیا تھا جس سے وہ سیدھا ادھر ہی آیا تھا۔

حرم سب وہیں چھوڑتیں بھاگتی ہوئی کمرے میں ائی۔ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر بازوں سے چوڑیاں بے دردی سے اتاری اور سامنے پٹکیں۔ کئ چوڑیاں نیچے گر کے ٹوٹ گئیں اور کئ اتارتے وقت اس کے ہاتھوں کو زخمی کر گئیں۔، مگر اسے پرواکہاں تھی اس زخم کی۔وہ زخم جو اسے باہر مل گیا۔وہ سب پر بھاری تھا۔اس نے کھینچ کے کانوں سے کانٹے اتارے۔بے دردی سے ہونٹوں پر لگی لیپ اسٹک کو صاف کیا۔بالوں کو کھینچتی وہ بیڈ پر ڈھے گئ۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔اس نے یوں تو نہیں چاہا تھا کہ وہ آئیں۔وہ چاہتی تھی کہ وہ اس عید پر آئیں، مگر یوں تو نہ آتے۔اسے پتا ہوتا اگر اس کا یوں خواہش کرنا ایسے پورا ہو گا تو وہ کبھی بھی یہ خواہش نہ کرتی۔ٹھیک ہے وہ ہمارے ساتھ اس

www.novelsclubb.com

موقعے پر موجود نہ ہوتے، مگر کاش یہ سب تو نہ ہوتا۔ میں خود کو کیسے معاف کروں گی۔ میں نے آخر ایسی خواہش کی ہی کیوں؟ یہی سب سوچیں اس کے دماغ میں چل رہی تھیں جب وہاج دستک دیتے اس کے کمرے میں داخل ہوا۔

تمہارے بابا کا خط، ان فوجیوں نے وردی کے ساتھ ہی دیا تھا۔ کہہ رہے تھے "حرم کو دینا۔ انھوں نے تمھارے لیے یہ خط لکھا تھا۔" وہ خاکی رنگ کا لفافہ اس کے سامنے کرتے ہوئے بولا۔ حرم نے آہستہ سے تھاما۔ وہاج باہر چلا گیا۔ اس وقت حرم کو اکیلے چھوڑ دینا مناسب تھا۔

www.novelsclubb.com

حرم نے وہ لفافہ پھاڑا اور اس کے اندر سے سفید رنگ کا خط نکالا۔ جس پر سیاہ روشنائی سے الفاظ لکھے گئے تھے۔ خط دیکھتے ہی حرم کی آنکھیں آہستہ آہستہ بھرنے لگیں۔ اس نے پڑھنا شروع کیا۔ اس کے بابا کی آواز اس خط سے گونجنے لگی۔

حرم، میری پیاری حرم۔

مجھے پتا ہے تم مجھ سے ناراض ہو گی کہ آخر میں ہمیشہ تم لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں ہوتا تھا۔اس ناراضگی میں مزید اضافہ ہو گیا ہو گا کہ یہ جاننے کے بعد کہ میں تمھاری شادی میں بھی نہیں آسکوں گا۔ مگر میں کیا کروں میری مجبوری ہے یہ۔ جس طرح تم لوگ میرے خاندان کا حصہ ہو بالکل اسی طرح یہ ملک میرا گھر ہے اور اس میں رہنے والے تمام اس گھر کا حصہ ہیں۔ میں کیسے سب کو چھوڑ کر اپنی خوشیاں منا سکتا ہوں۔ ایسی مشکلات میں پیچھے ہٹ جانا تو کوئی حل نہ ہوا۔ اور نہ ہی ہمیں سکھایا گیا ہے یہ سب۔

www.novelsclubb.com

تمھیں پتا ہے اس وقت میں دشمن کے بالکل سامنے بیٹھا ہوا ہوں۔ وہ کسی بھی وقت حملہ کر سکتے ہیں۔، مگر پھر بھی تمھیں خط لکھ رہا ہوں۔ کہ کم از کم جاتے جاتے تو اپنے ان جزبات کا اظہار کرتے جاؤں جو میں کبھی بھی نہ کر سکا۔ مجھے معلوم ہے حرم تمھیں ہمیشہ یہی لگتا تھا کہ مجھے تم سے پیار نہیں ہے۔ تم اکثر اپنے دادا سے میری شکایتیں کیا کرتی تھی۔ تمھاری مجھ سے زیادہ ان سے دوستی تھی اس لیے تم

سب کچھ ان سے کہہ لیا کرتی تھیں۔، مگر ان کے جانے کے بعد جتنی تم اکیلی پڑ گئیں اتنا ہی میں بھی تنہا رہ گیا۔

جو تنہاپن مجھے اپنے بابا کے جانے کہ بعد دیکھنا پڑا تھا مجھے لگتا اب یہی باری تم لوگوں کی آگئی ہے۔مجھے نہیں پتا، مگر میں اتنا جانتا ہوں کہ شاید مجھے خدا تعالیٰ وہ مقام دینے لگا ہے جس کی میں نے شروع سے ہی دعا کی تھی۔مجھے لگتا ہے وہ وقت اب قریب آگیا ہے۔

www.novelsclubb.com

اور حرم تم اپنے دماغ سے یہ باتیں نکال دینا کہ تم مجھے پیاری نہیں ہو۔کیا کبھی دنیا کے قانون میں ایسا ہوا ہے کہ ایک باپ اپنی بیٹی سے پیار نہ کرے؟ تم اس دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہو مجھے۔جس دن تم دنیا میں آئی تھی ناں اس دن کوئی مجھ سے پوچھتا کہ میں کیا محسوس کر رہا تھا۔مجھے لگتا تھا ساری دنیا کی بادشاہت میرے پاس آگئی ہے۔یوں محسوس ہوتا تھا کہ دنیا کا سب سے امیر ترین آدمی میں ہوں۔کیونکہ میرے ہاتھوں میں تم تھی۔کوئی اس وقت پوچھتا مجھ سے حرم کہ دلاور خان کے

پاس اس وقت کیا سرمایا تھا۔ کوئی اس وقت مجھ سے سوال کرتا تو ساری دنیا تم پر سے وار کے پھینک سکتا تھا میں۔

اس دن سے لے کر آج تک میں خود کو خوش قسمت سمجھتا آرہا ہوں میں۔ تو تم یہ کیسے خیال کر سکتی ہو کہ میں تم سے پیار نہیں کرتا۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ کیا ایسا کبھی ممکن تھا؟۔

تم سے اب بس اتنا ہی کہوں گا اپنے بابا کے لیے دعا کرنا۔ جتنا ہو سکے دعا کرنا۔ کبھی بھولنا مت مجھے۔ مجھے گولیوں کی آواز باآسانی سنائی دے رہی ہے۔ مجھے معلوم ہے یہ کبھی بھی میرے آر پار ہو سکتی ہیں۔ وقت کم رہ گیا ہے۔ مجھے اب جانا ہو گا۔ میرا وقت پورا ہو چکا ہے۔ خیال رکھنا اپنا بھی امی، بھائی، وہاج سب کا۔ اور اگر مجھے کچھ ہو جاتا ہے بالفرض، کچھ بھی ہو جائے، کچھ بھی تم اپنی رخصتی نہیں روکو گی۔ تمھاری رخصتی عید کے دوسرے دن ہی ہو گی۔ یہ میری وصیت ہی سمجھ لو۔ اور ایک بات یاد رکھنا۔

www.novelsclubb.com

حرم میری بیٹی تم میرا امان ہو۔

خداحافظ۔

خط پڑھتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کے رودی۔اس کی امی اندر داخل ہوئیں۔وہ ان کے گلے لگ کے رودی۔

،انھیں معلوم تھا امی،،انھیں معلوم تھا کہ وہ جانے لگے ہیں۔ہم اپنے جزبات کی" قربانی دے تو رہے تھے،انھیں یہ قربانی دینے کی کیا ضرورت تھی۔ہم ویسے بھی تو صبر کر ہی رہے تھے وہ اس بار بھی نہ آتے ہم پھر بھی رہ ہی لیتے۔اتنی بڑی قربانی کون دیتا ہے امی۔کاش امی ہر بار کی طرح وہ اس مرتبہ بھی نہ اتے۔تو سب کتنا اچھا ہوتا۔"۔

www.novelsclubb.com

کیپٹن دلاور کی تدفین ہو چکی تھی۔اور،انھیں خواہش کے مطابق حرم کی رخصتی اگلے دن ہو چکی تھی۔،مگر اس خوشی کے موقع پر بھی کسی کے چہرے پر خوشی کی رمق تک نہ تھی۔ہوتی بھی کیسے آخر۔

حرم کے دماغ میں بس ان کا یہ ایک جملہ گونج رہا تھا۔

حرم میری بیٹی تم میرا مان ہو۔"۔"

اس عیدِ قرباں پر جو سب سے بڑی قربانی دی گئی تھی وہ شاید کیپٹن دلاور کے گھر سے دی گئی تھی۔ جس کا نہ تو کوئی مقابلہ تھا اور نہ ہی کوئی جواب تھا۔

اور دنیا میں ایسی قربانیاں شاید کتنے ہی لوگ دے چکے تھے۔ جنھوں نے اس ملک کی خاطر اپنے خاندان، گھر اور جان و مال کی پرواکیے بغیر ہی اپنی جان کا نظرانہ پیش کیا ہو گا۔ ملک کے ایسے شیر جوان بیٹوں اور بھائیوں کی قربانیاں، محبتیں، محنتیں بے شک ناقابلِ بیاں ہیں۔ اللہ ان سب کو اجرِ عظیم عطا کرے۔ آمین !۔

پاک آرمی زندگی باد۔

عیدِ قرباں مبارک ♡۔ "تو کیا مطلب وہ اس مرتبہ بھی نہیں آئیں گے ؟" اس کا دکھ بڑھتے بڑھتے غصہ اختیار کرنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

فہد کیوں بچوں جیسی باتیں کرتے ہو۔ یہ کوئی پہلی مرتبہ تو نہیں ہے جواب تم"
یوں ری ایکٹ کر رہے ہو." حرم اسے سمجھا رہی تھی۔

مانا کہ پہلی دفعہ نہیں ہے، مگر میں کتنی مرتبہ نظرانداز کروں اخر؟"۔

مانا کہ پہلی دفعہ نہیں ہے، مگر میں کتنی مرتبہ نظرانداز کروں آخر؟" اسے اب"
سچ مچ غصہ آنے لگا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے ناں۔ صبر کرتے ہیں ہر بات میں یوں منہ پھلایا نہیں کرتے۔" وہ"
اسے ایک دفعہ پھر سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔ فہد غصے سے اٹھا سامنے آنے
والی چیزوں کو پاؤں سے ٹھوکریں مارتا باہر چلا گیا۔ حرم بھی اٹھی اور باہر آگئی، لاؤنج
میں اس کی امی بیٹھیں سبزیاں کاٹ رہی تھیں۔

امی ابو نہیں آئیں گے کیا؟" وہی سوال جو تھوڑی دیر پہلے اس کا بھائی اس سے کر"
رہا تھا اب وہی سوال وہ اپنی امی سے کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہر دفعہ یہی سوال پوچھنے سے جواب بدل تو نہیں جائے گا۔وہ نہیں آئیں گے۔ تم" لوگ اس بات سے کمپر ومائز کرنا سیکھ لو۔ان کی ملازمت ایسی ہے چھٹی ملنا مشکل ہوتی ہے۔"۔

امی دل نہیں کرتا عید منانے کو۔ابو کے بغیر عید بھی کوئی عید ہوتی ہے۔پوری" زندگی میں ایک عید ایسی نہیں ہے جو انھوں نے ہمارے ساتھ گزاری ہو۔مجھے دکھ ہوتا ہے سب کے بابا کو عید پر اپنے بچوں کے ساتھ دیکھ کر۔وہ کم از کم ایک عید تو ہمارے ساتھ گزاریں،تاکہ ہم بھی تو یہ جزبات محسوس کر سکیں جو باقی بچے کرتے ہیں۔"۔

تم بڑی بیٹی ہو حرم تم نہیں سمجھو گی تو کون سمجھے گا پھر۔ابھی فہد کو دیکھو کیسے " ناراض ہو کے چلا گیا ہے۔وہ چھوٹا ہے اسے سمجھانا تمھارا کام ہے۔اگر تم ہی ایسے کرنے لگ جاؤ گی تو اسے کون سمجھائے گا۔"۔

www.novelsclubb.com

وہ ناراض ہوتا ہے بالکل صحیح کرتا ہے اس کا ناراض ہونا بنتا بھی ہے امی۔ کیا مجھے" یہ دیکھ کر دکھ نہیں ہوتا جب سب بچے اپنے بابا کے ساتھ عید کی نماز پڑھنے جاتے ہیں اور میرا بھائی، وہ کبھی تایا کبھی چچا کو دیکھ رہا ہوتا ہے کہ کب وہ اپنے بچوں سے فارغ ہوں اور اسے بھی آ کے پوچھیں۔ کیا امی آپ کو دکھ نہیں ہوتا اس بات سے؟ عید کی خریداری کرنے بھی ہم اکیلے جاتے ہیں تب بابا کی کتنی یاد ستاتی ہے امی آپ کو نہیں پتا۔ آپ بڑی ہیں صبر کر لیتی ہیں ہم بچے ہیں ابھی اتنے مضبوط نہیں ہوئے۔ دل روتا ہے امی یہ سب دیکھ کر، سب سہہ کر۔" حرم کی آنکھوں میں اب نمی اتر رہی تھی۔ حرم کی امی نے اس کی جانب دیکھا اور نم آنکھوں سے مسکرا دیں، کہا کچھ بھی نہیں۔ وہ کچھ کہتیں بھی کیا ان کے پاس الفاظ ہی نہیں تھے۔ وہ بس آنسو چھپانے کی تگ ودو میں لگی ہوئی تھیں۔

رات کے پہر حرم کی والدہ شاہدہ بیگم بیڈ پر لیٹے کھلی آنکھوں سے دن کے گزرے ہوئے منظر کے بارے میں سوچ رہی تھیں۔۔ انھیں اندازہ تھا اس بات کا کہ بچے یہ سب محسوس کرتے ہیں۔ وہ خود بھی دکھی ہوتی تھیں اس بات سے شادی کے بعد

www.novelsclubb.com

کوئی ایک دو عیدیں ہی وہ ان کے ساتھ منا پائی تھیں۔ چھوٹی عید تو سب صبر کرتے اپنے جزبات چھپاتے ہنسی خوشی منا گئے تھے۔، مگر قربانی کی عید ایسی ہوتی ہے جہاں بڑے سب اپنے بچوں کے ساتھ انوالو ہوتے ہیں۔ قربانی کا جانور لینے سے لے کر اس کے گوشت کی تقسیم تک۔ والدین بچوں کے ساتھ مل کر یہ کام کرتے ہیں۔ بچے ایسے کاموں میں جوش و خروش سے حصہ لیتے ہیں۔ اس حالت میں پھر بچوں کا شکوہ کرنا بھی جائز تھا۔ اسی وقت شاہدہ بیگم کے فون میں ٹون بجی اور فون کی اسکرین روشن ہوئی۔ جہاں حرم کے بابا کیپٹن دلاور شاہ کی کال آرہی تھی۔ کال آتی دیکھ کر وہ مسکرائیں۔ اور فون اٹھا کر کان کے ساتھ لگایا۔

السلام علیکم۔"دوسری جانب سے آواز آئی۔"

وعلیکم السلام۔ کیسے ہیں۔"۔"

اللہ کا شکر تم سناؤ کیسی ہو اور بچے کیسے ہیں۔"۔"

www.novelsclubb.com

بچے ٹھیک ہیں۔آپ دن کو کال کر لیا کریں ناں،تاکہ وہ بھی بات کر لیا کریں۔"

کتنے دن ہو گئے آپ کو ان سے بات کیے ہوئے۔مس کرتے ہیں وہ آپ کو۔"۔

اندازہ ہے مجھے۔،مگر عید قریب ہے اس لیے میں بات نہیں کرنا چاہتا فی الحال" ان سے۔مجھے سمجھ نہیں آتی ہر عید ہر ایونٹ میں،انھیں کونسا نیا بہانا لگا کر بہلاؤں۔"۔

تو اس کا مطلب آپ اس عید پر بھی نہیں آرہے۔"شاہدہ بیگم کی آواز میں دکھ" صاف جھلک رہا تھا۔،انھیں ایک دم سے سب چیزوں سے بے دلی سی محسوس ہونے لگی۔

ہمم کیا کروں مجبوری ہے۔ورنہ کیا میرا دل نہیں کرتا ان کے ساتھ عید منانے" کو۔"۔

کیا اس کا کوئی حل نہیں ہے؟"۔"

www.novelsclubb.com

شاہدہ بچوں جیسی بات تو مت کرو۔ تم اچھی طرح جانتی ہو فوج سے چھٹی بہت مشکل سے ملتی ہے۔ پہلے پھر بھی چانس بن سکتا تھا، مگر اب تو ناممکن ہے۔ بارڈر کے حالات بہت خراب ہیں۔ آئے روز بم دھماکے ہوتے رہتے ہیں۔ ادھر سے بھی جوابی کارروائی ہوتی رہتی۔ تم بس دعا کرو سب صحیح رہے پھر ضرور آؤں گا چھٹی لے کر۔"۔

شاہدہ بیگم ان کی باتوں کا مطلب سمجھتے ہی دہل گئیں۔"ایسے تو مت کہیں۔ ٹھیک ہے چھٹی نہیں آتے، مگر ایسی باتیں مت کریں۔ ہمارا سہارا صرف آپ ہی ہیں۔ آپ کو کچھ ہو گیا تو ہمیں کون سنبھالے گا۔"۔

بیگم فوجی کی بیویاں یوں ڈرتے اچھی نہیں لگتیں۔ جب تک فوجی اپنی نیند حرام نہیں کرتا کوئی بھی سکون سے نہیں سو سکتا۔ اور پھر وطن تو جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتا ہے ناں۔ فوجی کی فیملی سے اگر اس کا سایہ اٹھ بھی جائے تو کیا ہو گا کئی گھرانوں کو یہ محرومی تو نہیں دیکھنی پڑے گی ناں۔ ہمارے لیے تو پھر اللہ کا سایا کافی ہوتا ہے ۔ایک جان چلے جانے سے جو کہ اسی کی ہی دی گئی ہے چلی جاتی ہے تو اس کی

www.novelsclubb.com

رحمتیں ہمیں گھیر لیتی ہیں۔ تو کیا یہ لین دین منافع بخش نہیں ہے۔ ہمارے لیے یہی کافی ہونا چاہیے۔"۔

"بے شک، لیکن بچے آپ کو بہت مس کرتے ہیں۔ فہد تو پھر بھی شور ڈال دیتا ہے کہ بابا نہیں آتے گھر اور یہ وہ۔، مگر حرم... حرم سب محسوس کرتی ہے، مگر کہتی کچھ نہیں ہے۔ وہ آپ کے لیے جزبات رکھتی ہے۔ وہ چاہتی ہے کے اس کے بابا بھی نارمل فیملیز کی طرح اس کے ساتھ رہیں، مگر کہتی کچھ بھی نہیں ہے۔ کہنا بہت کچھ چاہتی ہے آپ سے، مگر اظہار کبھی بھی نہیں کرے گی۔ شاید یہ وہ فاصلہ ہے جو اس فوج کی وجہ سے باپ بیٹی کے درمیان آگیا ہے۔ نہ آپ اس سے کھل کے کچھ کہتے ہیں نہ وہ اپنی جھجھک کو ختم کر سکتی ہے۔ یہ خلا وقت ہی ختم کر سکتا ہے۔"۔

"میں جانتا ہوں اس کے جزبات کو۔، مگر میں کیا کروں اتنا عرصہ میں فوج میں رہا ہوں۔ مانا ہماری فیملی نارمل فیمیلیز کی طرح نہیں رہتی، مگر ایک بیٹی کے لیے باپ کے جزبات الگ تو نہیں ہوتے۔ ایک فوجی کو بھی اس کی بیٹی اتنی ہی عزیز ہوتی ہے

جتنی کسی کی بیٹی اپنے باپ کو۔ اظہار کر دینا ضروری نہیں ہوتا، میں کر سکتا بھی نہیں اور شاید کبھی کروں گا بھی نہیں۔ میں اپنے اندر اتنی ہمت جمع کبھی بھی نہیں کر سکتا ہوں۔" ان کی آواز میں نمی محسوس ہو رہی تھی جسے وہ کمال مہارت سے چھپا رہے تھے۔ شاہدہ بیگم ان کے احساسات سمجھ سکتی تھیں۔

آپ سلامت رہیں بس اس سے زیادہ ہم لوگ کوئی خواہش نہیں کرتے۔ عید پر " نا صحیح بعد میں آجانا۔ ہماری تب ہی عید ہوتی ہے جب آپ گھر آتے ہیں۔ فہد تو خوش ہوتا ہی ہے، مگر حرم وہ بھی کھل اٹھتی ہے، مگر اظہار نہیں کرتی۔"۔

میری تو کوشش تھی کہ عید پر چھٹی مل جائے، مگر جو اللہ کو منظور۔ اور گھر آکر " پھر حرم کی شادی کا کچھ سوچیں گے۔ رخصتی ہی کرنی ہے نکاح تو ہو ہی چکا ہے۔ وہاج تو ہے ہی اپنا بچہ بہت پیارا ہے ماشاءاللہ۔ اس عمر میں میں نے اتنے میچور لڑکے کم دیکھے ہیں۔ ہماری بیٹی کو خوش رکھے گا۔ اللہ دونوں کے نصیب اچھے کرے۔"۔

www.novelsclubb.com

آمین! بس آپ آئیں جلدی سے پھر ہم اس زمہ داری سے بھی سبکدوش ہوں۔"

بیٹیاں گھر کی ہو جائیں تو ماں باپ کی زندگی میں بھی سکون آ ہی جاتا ہے۔"۔

اچھا چلو اب تم آرام کرو۔رات کافی ہو گئی ہے۔اللہ حافظ۔"۔"

اللہ حافظ۔"۔"

۔»۔»

اگلی صبح وہاج کی امی صابرہ بیگم ان کے گھر رخصتی کی تاریخ مانگنے آئی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ، چوں کہ ہمسائے میں ہی رہتی تھیں اس لئے اچھی جان پہچان تھی اور آنا جانا کافی لگا رہتا تھا۔اور وہاج تعلیم مکمل کر کے اب اپنے بابا کا کاروبار سنبھال چکا تھا۔وہاج کی خواہش پر ہی ان کا رشتہ ہوا تھا۔بغیر کسی کمی بیشی کے رشتہ قبول ہو گیا تھا۔انکار کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی۔

میں تو کہتی ہوں اس عید پر رخصتی کر ہی دی جائے کیا کہتی ہو پھر؟" صابرہ بیگم" نے کہا تو شاہدہ بیگم سوچ میں پڑ گئیں۔

وہ توٹھیک ہے، مگر مسئلہ یہ ہے کہ حرم کے بابا اس عید پر بھی نہیں آرہے۔تو"
رخصتی پھر کیسے میرا مطلب..."۔

ارے شاہدہ کیسی باتیں کرتی ہو حرم اپنی ہی تو بیٹی ہے۔اپنے گھر ہی تو آئے گی۔"
دونوں گھرانے مل کر اس نیک کام کو نپٹا لیں گے ناں۔فکر مت لو تم۔"۔

بات یہ نہیں ہے دراصل بیٹی کی شادی میں باپ نہیں ہو گا تو وہ پھر شادی کیا ہی"
ہوئی۔اور حرم کے بابا اپنے پیشے کی وجہ سے کئی اہم موقعوں پر ہمارے ساتھ نہیں
ہوئے کبھی بھی۔اور اب میں یہ نہیں چاہتی کہ جب حرم کی زندگی کا اتنا بڑا دن ہو
اور اس کے بابا وہاں نہ ہوں۔بچے آگے ہی اس بات پر نالاں رہتے ہیں کہ وہ
ہمارے ساتھ کیوں نہیں ہوتے اس لیے میں چاہتی ہوں کہ جب اس کے بابا یہاں
موجود ہوں تب ہی حرم کی رخصتی بھی ہو۔"۔

ٹھیک ہے میں مانتی ہوں اس بات کو، مگر دیکھو اب مجھ سے انتظار بالکل بھی نہیں
ہوتا۔میں چاہتی ہوں جلد از جلد حرم کو اپنی بیٹی بنا کر اپنے گھر لے آؤں۔اور جہاں

www.novelsclubb.com

تک بات ہے دلاور بھائی کی تو یہ بات تو کنفرم نہیں ہے ناں کہ وہ کب تک آئیں یا کب تک، انھیں چھٹی ملے گی۔ ہم رخصتی ابھی کر لیتے ہیں ناں اور ولیمہ بعد میں کر لیں گے جب دلاور بھائی یہاں ہوں گے۔ کیا کہتی ہو اس بارے میں۔"۔

ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔ چلیں پھر میں حرم کے بابا سے بات کر کے ہی آپ کو صحیح جواب دوں گی۔"۔

چلو ٹھیک ہے۔ یہ حرم کدھر ہے نظر نہیں آ رہی۔"۔"

وہ کیچن میں فہد کے لیے اس کی پسند کا کیک بیک کر رہی ہے۔ وہ کل سے ناراض گھوم رہا ہے جب سے اسے پتا چلا ہے کہ بابا اس عید پر بھی نہیں آ رہے۔"۔

بچہ ہے باتیں دل پر لے جاتا ہے۔ چلو پھر اسے کام کرنے دو میں زرا چلوں شادی کی تیاری وغیرہ کروں بھئی آخر کو ہم لڑکے والے ہیں۔" شاہدہ بیگم ہنس دیں۔

ہاں زرا میں بھی دیکھوں تیاری کچھ بھی نہیں ہے اور وقت بھی بہت کم رہ گیا ہے ۔اور کچھ بھی تیار نہیں کر رکھا۔"۔

www.novelsclubb.com

"اور ایک بات اور جہیز بالکل بھی مت دینا۔وہاج نے بھی سختی سے منع کیا ہے اور میں خود بھی اس کے حق میں نہیں ہوں۔ حرم بیٹی ہے ہماری اس طرح کی فضول رسومات ہمارے درمیان لانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"۔

"لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ تو دینا پڑے گاناں خالی ہاتھ تھوڑی رخصت کر دیں گے"۔

"وہ سب مرضی ہے تمھاری، مگر زیادہ اخراجات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ٹھیک ہے میں چلتی ہوں۔"۔

"اللہ حافظ۔" شاہدہ بیگم، انھیں دروازے تک چھوڑنے آئیں اور پھر کیچن کی طرف چل دیں جہاں حرم ابھی بھی کام کرنے میں مصروف دکھائی دے رہی تھی۔انھوں نے اسے رخصتی کے متعلق بتایا۔

"امی میں ایسے رخصتی بالکل بھی نہیں کروں گی۔جب تک بابا یہاں نہیں ہوں گے۔" بات سنتے ہی اسے غصہ آگیا۔

www.novelsclubb.com

دیکھو حرم رخصتی بھی تو ضروری ہے ناں۔ نکاح کو کتنا وقت ہو چکا ہے۔اور خود" کے بارے میں صرف نہیں سوچنا چاہیے۔ سسرال والوں کی طرف بھی توجہ دینا پڑتی ہے ان کی خواہش کو بھی مد نظر رکھنا پڑتا ہے۔"۔

سسرال والوں کی جہاں تک بات ہے میں ابھی وہاج کو کال کر کے پوچھتی ہوں" بھلا یہ کیا بات ہوئی اب کیا بابا میرے اس بڑے دن پر بھی موجود نہیں ہوں گے۔ ٹھیک وہ پہلے کبھی بھی ہمارے ساتھ خاص موقعوں پر نہیں رہے ماننے والی بات ہے جانے دیا، مگر یہ... ہر گز نہیں۔" کہتی وہ باہر کی جانب چل دی اور کمرے میں آتے ہی وہاج کو فون ملایا۔

وہاج آخر جلدی کیا ہے تمھیں رخصتی کی، بابا کو آتو لینے دو۔ میں بتا رہی ہوں" جب تک وہ یہاں نہیں ہوگے میں ہر گز بھی رخصتی نہیں کرنے والی۔" فون ملتے ہی وہ بولنا شروع ہو گئی۔

نہ سلام نہ دعا خیریت تو ہے ناں۔"۔"

www.novelsclubb.com

"خیریت، بتاؤں میں خیریت تمھیں؟رخصتی کی آخر جلدی کیوں ہے تمھیں پہلے یہ بتاؤ مجھے۔"۔

"یار کبھی نہ کبھی تو کرنی ہی ہے ناں تو ابھی کیوں نہیں۔اور جہاں تک بات ہے چاچو کی تو یار جب وہ آئیں گے تب ہی ولیمہ کر لیں گے۔ابھی صرف رخصتی ہی کریں گے۔"۔

"لیکن پھر بھی میں بابا کے بغیر رخصتی نہیں کرنے والی۔"۔"

www.novelsclubb.com

"حرم بات کو سمجھنے کی کوشش کرو تم اب مزید ڈیلے کرنے کا فائدہ نہیں ہے۔ ابھی صرف رخصتی ہی تو کر رہے ہیں ولیمہ تو چاچو کے آنے کے بعد ہی ہو گا ناں۔"۔

"پھر بھی میرا دل نہیں مان رہا اس سب کے لیے۔"وہ اسے کافی دیر سمجھانے کے بعد فون بند کر چکا تھا، مگر حرم ابھی تک مکمل طور پر مطمئن نہیں ہوئی تھی۔

رات کو شاہدہ بیگم حرم کے بابا کو اس کی رخصتی کے متعلق بتا رہی تھیں۔

ہاں تو پھر مسئلہ کیا ہے۔ کردیں رخصتی ولیمہ بے شک بعد میں کرلیں گے۔"۔"

لیکن ہم سب کی ہی یہ خواہش تھی کہ آپ ہوتے تو ہی رخصتی بھی کرتے۔ حرم" بھی راضی نہیں ہے اس بات پہ۔"۔

فضول باتیں مت کرو، میں سمجھتا ہوں، لیکن میرے خیال سے یہی مناسب" رہے گا کہ اس کی رخصتی کر ہی دی جائے۔ میں حرم سے خود بات کروں گا مان جائے گی وہ۔"۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے پھر آپ خود ہی بات کرلیں اس سے ہماری بات تو وہ مانے گی / نہیں۔" کچھ دیر بات کرنے کے بعد کال بند کر چکے تھے۔ دلاور صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ سیاچین کی سرد برف سے ڈھکی پہاڑیوں پر رات کے اندھیرے میں بیٹھے تھے۔ سب جلتی ہوئی لکڑیوں کی آگ سے گرماہٹ لینے کے لیے اس کے گرد دائرے کی صورت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دلاور صاحب بات کرنے کرنے کے بعد واپس وہیں اکران سب کے پاس بیٹھ گئے۔

کیا ہوا دلاور کچھ پریشان نظر آ رہے ہو؟"""۔

ہاں، بیٹی کی رخصتی ہے اس عید پر اور چھٹی مل نہیں رہی۔ حالات بھی خراب" ہیں کافی۔ اس کی زندگی کا اتنا بڑا دن ہے اور میں وہاں نہیں ہوں گا۔ زندگی اتنے امتحان کیوں لیتی ہے آخر۔ اتنے کڑے امتحان کہ انسان ان سب کا سامنا کرتے کرتے ختم ہو جاتا ہے۔"۔

ایسی باتیں نہیں کرتے تم بس دعا کرو اللہ ہماری بیٹی کے نصیب اچھے کرے" ہمیں اور کیا چاہیے۔ اور جہاں تک بات ہے زندگی کی تو اللہ ہے ناں ہمارے ساتھ ہمارے صبر کا پھل ایک نا ایک دن ضرور ملے گا۔"۔

لیکن پھر بھی میں کوشش کروں گا شاید چھٹی مل ہی جائے۔ پھر میں جا کے" سرپرائز دوں گا سب کو۔ ہمیشہ، انھیں مجھ سے یہی گلہ رہا کہ میں ان کے ساتھ نہیں رہتا۔ کیا پتا جاتے جاتے ان کی راحت کا باعث بن ہی جاؤں۔"۔

اللہ تمھارے ان نیک خیالات کو پورا کرے۔"""۔

www.novelsclubb.com

آمین!"۔

۔>>۔>>

حرم بابا سے بات کرنے کے بعد بھی مطمئن نہ ہوئی تھی، مگر کافی حد تک راضی ہو چکی تھی۔اسی لیے وہ آج سب شادی کی خریداری کے لیے بازار آئے ہوئے تھے۔ کافی ساری خریداری کرنے کے بعد وہ لوگ کچھ کھانے کے لیے بیٹھے ہوئے تھے۔

امی حرم کا کمرہ تو پھر میرا ہو جائے گا ناں عید کے بعد۔"۔"

www.novelsclubb.com

خبردار اس طرف نظر بھی کی تو۔میرا کمرہ ہے گھسنے کا سوچنا بھی نہیں۔"۔"

سوچنا کس نے ہے میں نے تو پورا ارادہ کر لیا ہے۔تم جاؤ تو... پھر دیکھنا۔"۔"

امی اگر یہ میرے کمرے میں گیا تو اگلے دن ہی واپس آ جاؤں گی میں۔"۔"

اللہ اللہ کوئی اتنا لالچی کیسے ہو سکتا ہے۔"۔"

جب تم جیسے لوگوں کی گندی نظر ہماری چیزوں پر پڑ جائے تو لالچی ہونا بنتا ہے"

۔"۔

لالچ بری بلا ہے۔"۔"

اور گندی نظر رکھنے والوں کے لیے کیا وعید ہے زرا وہ بھی بتادیں۔"۔"

مجھے کیا پتا میں تو شریف انسان ہوں۔"۔"

تم جیسے شریف اور نواز شریف میں کوئی فرق نہیں ہے۔"۔"

استغفر اللہ۔"۔"

یوں ہی ان کی نوک جھونک کے بعد وہ لوگ گھر آ گئے۔کافی تھک جانے کی وجہ سے سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

عید کو صرف تین دن رہ گئے تھے۔اور رخصتی عید کے دوسرے دن تھی۔حرم کو مایوں بٹھا دیا گیا تھا۔رات کو لڑکیاں ڈھولکی لے کے رونق لگائے رکھتی تھیں۔ دن کافی اچھے گزر رہے تھے۔ہر طرف خوشی کا سماں تھا۔حرم کو ابھی بھی امید تھی کہ شاید اس کے بابا آ جائیں۔وہ صرف اسی آس پر ہی مانی تھی کہ شاید وہ آ ہی جائیں۔

www.novelsclubb.com

حرم سب لڑکیوں کے درمیان بیٹھی گانے گانے میں مصروف تھی کہ وہاج کی کال آئی۔سب لڑکیوں نے پیچھے سے ہوٹنگ کرنا شروع کر دی۔وہ فون لے کے فورا سے باہر آگئی۔

اس وقت فون کیا خیریت ؟"۔"

ہاں مسئلہ ہو گیا ہے ایک ،ہمارا بکرا بھاگ گیا ہے قربانی کا تم زرا باہر گلی میں جا کے پکڑ لاؤ گی اسے ؟"۔"

وہاج پاگل ہو گئے ہو کیا؟رات کو میں باہر بکرا پکڑنے جاؤں گی ؟مایوں میں بیٹھی ہوئی ہوں میں۔"۔"

ہاں تو میں بھی یہی کہہ رہا ہوں مایوں ہے ہماری بندہ کال کر کے ایک دو اچھی بات ہی کر لیتا ہے۔یہ کیا بات ہوئی بھلا آگے سے پوچھ رہی ہو کس لیے کال کی۔"

وہ منہ بنا کے بول رہا تھا۔

اچھا بتاؤ بکرا کیوٹ ہے ؟"۔"

www.novelsclubb.com

حرم میں نے اپنے لیے کال کی ہے اور تم بکرے کا پوچھ رہی ہو۔"۔"

ہاں تو ایک ہی بات ہوئی ناں۔"۔"

تم بکرا کہہ رہی ہو مجھے؟"۔"

میں بھلا بکرے کی توہین کیوں کروں گی؟"۔"

ہاں تم بکرے کو کیوں کچھ کہو گی، بے عزتی کے لیے میں جو مل گیا ہوں۔"۔"

دیکھ لو میں نے کچھ نہیں کہا اب۔"۔"

www.novelsclubb.com

یوں ہی اسے تنگ کرتی وہ کال کاٹ چکی تھی۔

رات کو حرم اپنی ڈائری لے کے بیٹھ گئی۔ اسے بچپن سے ہی عادت تھی اپنے احساسات کو قلم کے ذریعے ڈائری کے اوراق پر اتارنا۔ آج بھی وہ اپنے سٹڈی میز پر ڈائری رکھے اس پر قلم چلانے کا سوچ رہی تھی۔ لیمپ کی روشنی ڈائری کو بھی روشن کر رہی تھی، جبکہ باقی کا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

بابا"اس نے ایک صفحے کے سب سے اوپر بڑا کر کے لکھا۔ پھر دوسری لائن چھوڑ کے تھوڑا آگے سے لکھنا شروع کیا۔

"مجھے آپ کی بہت یاد آ رہی ہے آج۔ اب جب کہ زندگی کا اتنا بڑا دن آ رہا ہے مجھے آپ کی بہت یاد آ رہی ہے۔ آپ مجھے ہمیشہ ہی یاد آتے ہیں۔ میری کتنی سالگرہ ایسی ہی گزری ہیں جب میں آپ کو یاد کر کر کے روتی رہی ہوں۔ کوئی اپنی سالگرہ میں بھی روتا ہے بابا؟ بابا آخر آپ نے یہ پیشہ کیوں جائن کیا؟ کیا آپ کو نہیں پتا تھا سب سے دور آپ کیسے رہیں گے؟ سب یہی سوچتے ہیں کہ ہم آپ کے بغیر کیسے رہیں گے، مگر میرے دل میں ہمیشہ یہی خیال آتا تھا آخر آپ کیسے رہ رہیں ہوں گے۔

کیا آپ کو گھر والوں کی یاد نہیں آتی؟ آپ کا دل نہیں کرتا کہ ایک دفعہ صرف ایک دفعہ ہم مل بیٹھ کے ایک کھانا ہی کھالیں۔ مزید کچھ نہیں۔ اور دیکھیں آپ اس دفعہ بھی نہیں ہیں یہاں۔ بابا کاش آپ آرمی میں نہ جاتے، اور کاش آپ یہاں ہمارے ساتھ ہوتے۔"۔

www.novelsclubb.com

کافی دیر لکھنے کے بعد ڈائری بند کرتی وہ اٹھ کے بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔اور نئی آنے والی زندگی کی متعلق سوچتے سوچتے سو گئی۔

۔>>۔>>

کل عید تھی اور آج ہر طرف گہما گہمی تھی۔اور بیچارہ فہد گھن چکر بنا ہوا تھا بازار کے چکر لگا لگا کر۔ کبھی یہ لے کے آؤ کبھی وہ لے کے آؤ۔ہر کوئی اپنا اپنا کام نپٹانے میں لگا ہوا تھا۔ حرم اپنے کمرے میں تمام ضروری سامان پیک کر رہی تھی۔سارے نئے پرانے ناولز اٹھا اٹھا کر ڈبے میں پیک کر رہی تھی۔اور کچھ رہے نہ رہے یہ سب اس کے ساتھ ضرور جانے والے تھے۔وہ انھی کاموں میں مصروف تھی جب شاہدہ بیگم اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔اور اسے فون تھمایا۔اس کے بابا کی کال تھی۔

السلام علیکم بابا"۔"

وعلیکم السلام بیٹا کیسی ہو؟"۔"

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہوں آپ سنائیں؟"۔"

میں بھی ٹھیک اللہ کا شکر۔"۔"

بابا کیا آپ نہیں آئیں گے؟"۔"

اور سناؤ بیٹا کیسی تیاریاں چل رہی ہیں؟"اس کی بات کو سنی ان سنی کرتے وہ اپنی" بات کہہ گئے۔

حرم کی آنکھوں میں ایک دم آنسو آ گئے۔کچھ پہلے ہی وہ گھر سے جانے کی وجہ سے اداس تھی اور اب مزید ہو گئی تھی۔

جی بابا تقریباً مکمل ہو چکی ہیں تیاریاں۔"رندھی ہوئی آواز میں جواب دیا گیا۔"

اللہ نصیب اچھے کرے۔اور وہاج کو زیادہ تنگ مت کرنا۔امی کا خیال رکھنا۔"۔"

کونسی امی آپ کی بیگم یا وہاج کی امی؟"اس نے ماحول کو تھوڑا ہلکا کرنے کے لیے" بولا۔

www.novelsclubb.com

دونوں کا ہی۔"انھوں نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔اور پھر تھوڑی بہت رسمی" گفتگو کے بعد کال بند ہو گئی۔

آج عید کا دن تھا۔سب خوشی خوشی تیار ہو رہے تھے۔قربانی کی تیاری ہو رہی تھی۔شاہدہ بیگم کیچن میں میٹھا پکانے میں مصروف تھیں۔،جبکہ حرم اور فہد خود کو ہی سجانے میں لگے ہوئے تھے۔حرم مسلسل دل میں دعائیں مانگی جا رہی تھی کہ ابو آجائیں کسی بھی طریقے سے۔اسے لگ رہا تھا کہ وہ آئیں گے اس کا دل گواہی دے رہا تھا اس بات کی۔

www.novelsclubb.com

اسی وقت باہر دروازے پر بیل بجی۔حرم ایک دم پرجوش بھاگتی ہوئی باہر گئی۔ دروازے پر لگے تھوڑے سے سوراخ سے اس نے باہر جھانکا اسے آرمی کی وردی دکھائی دی۔وہ تقریباً پوری چیخی۔

امی. فہد باہر آئیں دیکھیں ابو آگئے۔"۔

وہ لوگ بھی سب کام چھوڑتے باہر کو آئے۔ حرم تب تک دروازہ کھول چکی تھی۔ اور جو منظر واضح ہوا تھا۔ وہاں کھڑے تینوں نفوس کے نیچے سے زمین کھینچنے کے لیے کافی تھا۔

چار فوجی دروازے کے سامنے کھڑے تھے۔ ایک نے تہہ شدہ وردی اپنے دونوں ہاتھوں کے اوپر رکھی ہوئی تھی۔ وردی کے اوپر کیپٹن دلاور کی کیپ رکھی ہوئی تھی۔ فوجی آگے بڑھا اور بازو آگے کرتے ہوئے وردی حرم کے سامنے کی۔

www.novelsclubb.com

حرم بالکل کسی خشک پتے کی طرح کھڑی تھی۔ اس کی آنکھیں سوکھی ہوئیں تھیں۔ دماغ کسی بھی قسم کے جزبات سے عاری تھا۔ وہ بالکل سن کھڑی تھی۔ تبھی باہر سے وہاج آگے بڑھا اور وردی تھامی۔ اس نے باہر رش دیکھ لیا تھا۔ اور گاڑیوں سے اسے کچھ تو اندازہ ہو گیا تھا جس سے وہ سیدھا ادھر ہی آیا تھا۔

حرم سب وہیں چھوڑتیں بھاگتی ہوئی کمرے میں ائی۔ ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر بازوں سے چوڑیاں بے دردی سے اتاری اور سامنے پٹکیں۔ کئی چوڑیاں نیچے

گر کے ٹوٹ گئیں اور کئی اتارتے وقت اس کے ہاتھوں کو زخمی کر گئیں۔ مگر اسے پروا کہاں تھی اس زخم کی۔ وہ زخم جو اسے باہر مل گیا۔ وہ سب پر بھاری تھا۔ اس نے کھینچ کے کانوں سے کانٹے اتارے۔ بے دردی سے ہونٹوں پر لگی لپ اسٹک کو صاف کیا۔ بالوں کو کھینچتی وہ بیڈ پر ڈھے گئی۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اس نے یوں تو نہیں چاہا تھا کہ وہ آئیں۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ اس عید پر آئیں، مگر یوں تو نہ آتے۔ اسے پتا ہوتا اگر اس کا یوں خواہش کرنا ایسے پورا ہو گا تو وہ کبھی بھی یہ خواہش نہ کرتی۔ ٹھیک ہے وہ ہمارے ساتھ اس موقعے پر موجود نہ ہوتے، مگر کاش یہ سب تو نہ ہوتا۔ میں خود کو کیسے معاف کروں گی۔ میں نے آخر ایسی خواہش کی ہی کیوں؟ یہی سب سوچیں اس کے دماغ میں چل رہی تھیں جب وہاج دستک دیتے اس کے کمرے میں داخل ہوا۔

"تمہارے بابا کا خط، ان فوجیوں نے وردی کے ساتھ ہی دیا تھا۔ کہہ رہے تھے حرم کو دینا۔ انھوں نے تمھارے لیے یہ خط لکھا تھا۔" وہ ہاکی رنگ کا لفافہ اس کے

www.novelsclubb.com

سامنے کرتے ہوئے بولا۔ حرم نے آہستہ سے تھاما۔ وہاج باہر چلا گیا۔ اس وقت حرم کو اکیلے چھوڑ دینا مناسب تھا۔

حرم نے وہ لفافہ پھاڑا اور اس کے اندر سے سفید رنگ کا خط نکالا۔ جس پر سیاہ روشنائی سے الفاظ لکھے گئے تھے۔ خط دیکھتے ہی حرم کی آنکھیں آہستہ آہستہ بھرنے لگیں۔ اس نے پڑھنا شروع کیا۔ اس کے بابا کی آواز اس خط سے گونجنے لگی۔

حرم، میری پیاری حرم۔

www.novelsclubb.com

مجھے پتا ہے تم مجھ سے ناراض ہو گی کہ آخر میں ہمیشہ تم لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں ہوتا تھا۔ اس ناراضگی میں مزید اضافہ ہو گیا ہو گا کہ یہ جاننے کے بعد کہ میں تمھاری شادی میں بھی نہیں آسکوں گا۔ مگر میں کیا کروں میری مجبوری ہے یہ۔ جس طرح تم لوگ میرے خاندان کا حصہ ہو بالکل اسی طرح یہ ملک میرا گھر ہے اور اس میں رہنے والے تمام اس گھر کا حصہ ہیں۔ میں کیسے سب کو چھوڑ کر اپنی

خوشیاں منا سکتا ہوں۔ایسی مشکلات میں پیچھے ہٹ جانا تو کوئی حل نہ ہوا۔اور نہ ہی ہمیں سکھایا گیا ہے یہ سب۔

تمھیں پتا ہے اس وقت میں دشمن کے بالکل سامنے بیٹھا ہوا ہوں۔وہ کسی بھی وقت حملہ کر سکتے ہیں۔، مگر پھر بھی تمھیں خط لکھ رہا ہوں۔کہ کم از کم جاتے جاتے تو اپنے ان جزبات کا اظہار کرتے جاؤں جو میں کبھی بھی نہ کر سکا۔مجھے معلوم ہے حرم تمھیں ہمیشہ یہی لگتا تھا کہ مجھے تم سے پیار نہیں ہے۔تم اکثر اپنے دادا سے میری شکایتیں کیا کرتی تھی۔تمھاری مجھ سے زیادہ ان سے دوستی تھی اس لیے تم سب کچھ ان سے کہہ لیا کرتی تھیں۔، مگر ان کے جانے کے بعد جتنی تم اکیلی پڑ گئیں اتنا ہی میں بھی تنہا رہ گیا۔

جو تنہا پن مجھے اپنے بابا کے جانے کہ بعد دیکھنا پڑا تھا مجھے لگتا اب یہی باری تم لوگوں کی آگئی ہے۔مجھے نہیں پتا، مگر میں اتنا جانتا ہوں کہ شاید مجھے خدا تعالیٰ وہ مقام دینے لگا ہے جس کی میں نے شروع سے ہی دعا کی تھی۔مجھے لگتا ہے وہ وقت اب قریب آگیا ہے۔

www.novelsclubb.com

اور حرم تم اپنے دماغ سے یہ باتیں نکال دینا کہ تم مجھے پیاری نہیں ہو۔ کیا کبھی دنیا کے قانون میں ایسا ہوا ہے کہ ایک باپ اپنی بیٹی سے پیار نہ کرے؟ تم اس دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہو مجھے۔ جس دن تم دنیا میں آئی تھی ناں اس دن کوئی مجھ سے پوچھتا کہ میں کیا محسوس کر رہا تھا۔ مجھے لگتا تھا ساری دنیا کی بادشاہت میرے پاس آ گئی ہے۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ دنیا کا سب سے امیر ترین آدمی میں ہوں۔ کیونکہ میرے ہاتھوں میں تم تھی۔ کوئی اس وقت پوچھتا مجھ سے حرم کہ دلاور خان کے پاس اس وقت کیا سرمایا تھا۔ کوئی اس وقت مجھ سے سوال کرتا تو ساری دنیا تم پر سے وار کے پھینک سکتا تھا میں۔

اس دن سے لے کر آج تک میں خود کو خوش قسمت سمجھتا آ رہا ہوں میں۔ تو تم یہ کیسے خیال کر سکتی ہو کہ میں تم سے پیار نہیں کرتا۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ کیا ایسا کبھی ممکن تھا؟۔

تم سے اب بس اتنا ہی کہوں گا اپنے بابا کے لیے دعا کرنا۔ جتنا ہو سکے دعا کرنا۔ کبھی بھولنا مت مجھے۔ مجھے گولیوں کی آواز بآسانی سنائی دے رہی ہے۔ مجھے معلوم ہے یہ

www.novelsclubb.com

کبھی بھی میرے آر پار ہو سکتی ہیں۔ وقت کم رہ گیا ہے۔ مجھے اب جانا ہو گا۔ میرا وقت پورا ہو چکا ہے۔ خیال رکھنا اپنا بھی امی، بھائی، وہاج سب کا۔ اور اگر مجھے کچھ ہو جاتا ہے بالفرض، کچھ بھی ہو جائے، کچھ بھی تم اپنی رخصتی نہیں روکو گی۔ تمھاری رخصتی عید کے دوسرے دن ہی ہو گی۔ یہ میری وصیت ہی سمجھ لو۔ اور ایک بات یاد رکھنا۔

حرم میری بیٹی تم میرا امان ہو۔

www.novelsclubb.com

خدا حافظ۔

خط پڑھتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔ اس کی امی اندر داخل ہوئیں۔ وہ ان کے گلے لگ کے رو دی۔

،انھیں معلوم تھا امی،، انھیں معلوم تھا کہ وہ جانے لگے ہیں۔ ہم اپنے جزبات کی" قربانی دے تو رہے تھے، انھیں یہ قربانی دینے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم ویسے بھی تو صبر کر ہی رہے تھے وہ اس بار بھی نہ آتے ہم پھر بھی رہ ہی لیتے۔ اتنی بڑی قربانی

کون دیتا ہے امی۔ کاش امی ہر بار کی طرح وہ اس مرتبہ بھی نہ اتے۔ تو سب کتنا اچھا ہوتا۔"۔

کیپٹن دلاور کی تدفین ہو چکی تھی۔ اور، انھیں خواہش کے مطابق حرم کی رخصتی اگلے دن ہو چکی تھی۔، مگر اس خوشی کے موقع پر بھی کسی کے چہرے پر خوشی کی رمق تک نہ تھی۔ ہوتی بھی کیسے آخر۔

حرم کے دماغ میں بس ان کا یہ ایک جملہ گونج رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

حرم میری بیٹی تم میرا مان ہو۔"۔"

اس عیدِ قرباں پر جو سب سے بڑی قربانی دی گئی تھی وہ شاید کیپٹن دلاور کے گھر سے دی گئی تھی۔ جس کا نہ تو کوئی مقابلہ تھا اور نہ ہی کوئی جواب تھا۔

اور دنیا میں ایسی قربانیاں شاید کتنے ہی لوگ دے چکے تھے۔ جنھوں نے اس ملک کی خاطر اپنے خاندان، گھر اور جان و مال کی پرواکیے بغیر ہی اپنی جان کا نظرانہ پیش

کیا ہو گا۔ ملک کے ایسے شیر جوان بیٹوں اور بھائیوں کی قربانیاں، محبتیں، محنتیں بے شک نا قابلِ بیاں ہیں۔ اللہ ان سب کو اجرِ عظیم عطا کرے۔ آمین!۔

پاک آرمی زندگی باد۔

عیدِ قرباں مبارک ♡۔

www.novelsclubb.com